



گوا کر شہر پینت پد برس پڑے

The Urdu Daily WATTAN Budgam

RNI No. JKURD/2011/37141

Vol: 14

No: 297

Pages: 08

قیمت: 02 روپے

صفحات: 08

شمارہ نمبر: 297

وادئ میں برفباری

سیاح خوشی سے جھوم اٹھے... وادئ کشمیر میں ہونے لگی برفباری...

برفباری کے باعث کم روشنی کا شکار خسانہ تمام پروازیں منسوخ

عمرہ پر جانے والے زائرین بھی سرسنگر اور دہلی میں در ماندہ



برفباری کے باعث پروازیں منسوخ کی گئی... سرسنگر اور دہلی میں در ماندہ

پہر بپتال کے آ رہے تھے تازہ برفباری کے باعث کم روشنی کے نتیجے میں سرسنگر کے بین الاقوامی اڈے پر کوئی بھی پرواز...

پیر پچال کے آپا کہیں جم کر تو کہیں ہلکی برفباری

وادئ کا زمینی و فضائی رابطہ منقطع

چلہ کلان کی شدید ٹھنڈ سے لوگوں کو راحت، آج سے موسم میں بہتری کا امکان



برفباری کی وجہ سے وادئ کا زمینی و فضائی رابطہ منقطع ہو گیا... چلہ کلان کی شدید ٹھنڈ سے لوگوں کو راحت...

پہر بپتال کے آ رہے تھے تازہ برفباری کے باعث کم روشنی کے نتیجے میں سرسنگر کے بین الاقوامی اڈے پر کوئی بھی پرواز...

برفباری کے بعد لوگوں کی راحت رسانی کیلئے مناسب افرادی قوت اور مشینری تعینات

بجلی اور پانی کے علاوہ دیگر ضروریات زندگی کی صد فیصد بحالی کیلئے کام زوروں پر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ



برفباری کے بعد لوگوں کی راحت رسانی کیلئے مناسب افرادی قوت اور مشینری تعینات...

معلومات فراہم کریں تاکہ حکومت کو صورتحال سے آگاہ رکھا جاسکے۔ سی این آئی کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے...

برفباری کے بعد کشمیری مہمان نوازی کی ایک اور تازہ مثال

گانڈرہل میں مقامی لوگوں نے سیاحوں کو پناہ دینے کیلئے مسجد اور گھروں کے دروازے کھولے



برفباری کے بعد کشمیری مہمان نوازی کی ایک اور تازہ مثال...

دار کے طور پر رہ رہا ہے، رات کے وقت کوٹلی کی بخاری جاری رکھنے سے دم گھٹنے کا شکار ہوا۔ انہوں نے کہا کہ پانچ افراد پر مشتمل خاندان کو پولیس سٹیشن پر لے کر آئے اور مقامی انتظامیہ نے نی انچ پیس ٹیم کو روانہ کیا تاکہ انہیں ہسپتال میں دو سالہ بچی جس کی شناخت آئیہ جان ڈاکٹر ٹاراجہ کو مرہ قرار دیا گیا۔ انہوں نے کہا...

ایس ایم سی کی طرف سے شہر میں برف صاف کرنے کا عمل جاری

شہر کی اہم سڑکوں کے علاوہ اندرونی سڑکوں سے برف ہٹایا گیا۔ ایس ایم سی کمشنر



ایس ایم سی کی طرف سے شہر میں برف صاف کرنے کا عمل جاری...

سرنگرمین پبلک کارپوریشن کے کمشنر نے دعویٰ کیا ہے کہ برفباری کے بعد سرنگرمین اور اندرونی سڑکوں سے برف ہٹانے کا کام فوری طور پر شروع کیا گیا ہے اور...

جموں و کشمیر کی موجودہ صورتحال پر ہمدلی کڑی زنگاہ

مشرقی لداخ میں بھارت اور چین کے درمیان زمینی صورتحال پر اتفاق رائے پر پہنچ گئے



جموں و کشمیر کی موجودہ صورتحال پر ہمدلی کڑی زنگاہ...

گئے۔ سی این آئی کے مطابق وزارت دفاع نے اعلان کیا کہ ہندوستان اور چین نے سٹارٹ آؤٹ پر متفق ہوئے ہیں۔ چین نے بعد لائن آف کنٹرول کے ساتھ بعض علاقوں میں زمینی صورتحال کو بحال کرنے کیلئے ایک وقفہ اتفاق رائے پر پہنچ گئے ہیں۔ اس اتفاق رائے میں ڈیپاسٹنگ اور ڈیگولڈنگ جیسے رگڑ...

شدید برفباری کے باعث کئی علاقوں میں بجلی کی سپلائی متاثرہ حکمہ بحالی کے کام میں مصروف عمل

خانیا میں آتشزدگی رہائشی مکان خاستر

درکران کام میں مصروف ہے۔ سی این آئی کے مطابق کشمیر پاور و سٹری بیوشن کارپوریشن کیلینڈ کا کہنا ہے کہ برفباری کے باعث وادئ کشمیر کے کئی علاقوں میں بجلی کی سپلائی متاثر ہوئی اور...

خانیا میں آتشزدگی رہائشی مکان خاستر... خانیا سرنگرمین گزشتہ شنبہ آگ کی ایک واردات میں رہائشی مکان کو شدید نقصان پہنچا ہے اور جتنی سمات تباہ ہو گیا۔ ادھر آگ لگنے کے فوراً بعد مقامی لوگوں اور فائر اینڈ ایمرجنسی عملہ نے بروقت کارروائی کر کے آگ کو پھیلنے سے روک لیا۔ وائس آف انڈیا کے مطابق سرنگرمین 109

ملک کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کا انتقال

دنیا بھر سے عالمی رہنماؤں نے خراج پیش کیا، افراد خانہ سے تعزیت کی



ملک کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کا انتقال...

باراٹیوں سمیت دہلی کے گھر پہنچ گیا تاہم وہ راستہ بند ہونے کے باعث واپس گھر نہیں پہنچا۔ نمانندہ کے مطابق ایک واقعہ لاپتہ پورہ اوزی میں پیش آیا۔ انہوں نے کہا کہ 12 راتیں جیل خانہ شاہپور کے علاقے سے دہلی کے گھر گئے تھے بھاری برفباری کی وجہ سے سڑک بند ہونے کی وجہ سے واپس نہیں آسکے۔ دلہا کے ساتھ موجود پاراٹیوں نے کہا: ہم کل شام 4 بجے 30 منٹ 113

کٹر اریاسی میں مجوزہ روپے کے خلاف احتجاج جاری

گرفتار افراد کی رہائی کا مطالبہ مظاہرین کی جھوک ہڑتال، احتجاج جاری رکھنے کا اعلان



کٹر اریاسی میں مجوزہ روپے کے خلاف احتجاج جاری...

جموں کے کٹر اریاسی علاقے میں مجوزہ روپے کے خلاف جاری احتجاج چوتھے دن میں داخل ہو گیا جبکہ مظاہرین نے پولیس کے ذریعے حراست میں لیے گئے کئی لوگوں کی رہائی کیلئے جھوک ہڑتال جاری رکھی۔ ادھر جموں جھیر آف مارکن اینڈ انڈسٹری نے ہڑتال کی حمایت...





# بیماری جسم و روح کے لئے فائدہ مند ہے

کے جب انسان پر اللہ کی نعمتیں ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے اعراض کرتا رہتا ہے اور جب اسے پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ تو بس لمبی لمبی دعا میں شروع کرتا ہے لہذا اس بیماری کی برکات ہوتی ہیں کہ جس نے بھی مسجد کا رخ نہ کیا ہو وہ بیماری کے بعد پانچ وقت کی نماز میں ادا کرتا نظر آتا ہے اور صبر و شکر، توکل و عاجزی، خشوع و خضوع، حلاوت ایمان سے بھرا بھرا دکھائی دیتا ہے۔ جو کہ اس کے ایمان میں زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔



بیماری کے ذریعہ اللہ رب العزت انسان کے دل کو تکبیر و جب اور فخر جیسی مہلک بیماریوں سے نجات عطا فرماتے ہیں، کیوں کہ اگر یہ روحانی بیماریاں انسان کے ساتھ مستقل رہیں تو سرکشی و نافرمانی جیسی دوسری بیماریاں اس کے اندر جنم لیتی ہیں اور انسان اپنی ابتدا و ابتدا کو بھول جاتا ہے اور جوانی کی طاقت یا بڑھاپے کی جوشیلی صحت اس کو خود اعتمادی دیتی ہیں اور وہ اپنے علاوہ کسی کو تسلیم نہیں کرتا۔ پھر جب اللہ رب العزت کی طرف اس کے اوپر بیماریوں کی آزمائش ہوتی ہے تو اس کا نشہ فرور و تکبر کا نور ہوتا ہے اور پھر اسے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ اس کے اپنے قبضہ میں نہ اس کا نفع ہے، نہ نقصان، نہ زندگی نہ موت، کبھی کسی چیز کو یاد کرتا ہے تو اس کے ادراک پر قادر نہیں ہوتا کبھی چیز کے بارے میں جاننا چاہتا ہے لیکن جہالت اس کے دامن گیر رہتی ہے۔ کبھی کسی ایسی چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہے جو اس کی ہلاکت کا سبب ہو اور کبھی ایسی چیز سے دور بھاگتا ہے جس میں اس کے لیے بھلائی ہو اور دن اور رات میں کسی بھی وقت اس خضرہ سے محفوظ نہیں رہتا کہ اللہ تعالیٰ اپنی دی ہوئی نعمتوں میں سے دیکھنے اور سننے کی طاقت کو سلب فرمائیں، یا اس کی عقل میں فساد پیدا کر دیں، یا اس سے اس کی محبوب و ناپسند چھین لیں اور وہ کچھ بھی نہ کر سکے تو کیا اس سے زیادہ کوئی محتاج و ذلیل ہے؟ نہیں! تو پھر اسے تکبیر و جب کیسے زیب و دے گا؟

کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے تو خوف اسے گھیر لیتا ہے اور پھر یہی بیماری اور خوف اسے اللہ رب العزت کی توحید کی طرف مائل کر دیتا ہے اور وہ بزبان حال یہی کہہ رہا ہوتا ہے کہ اسے مولیٰ اسب اطہا، نے اپنی طہابت اور حکمت آزمائی اور وہ کیا تو بہت سی بھلائیاں حاصل کر لیں اور اگر صبر نہ کر سکا تو سب کچھ نواوا یا تو اللہ تعالیٰ بیماری کے ذریعے بندہ کے صبر کا امتحان لیتے ہیں۔ اب یا تو وہ سونا نکلتا ہے یا پھر کھوٹا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرعوماً منقول ہے کہ "اللہ رب العزت اس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے کے بقدر اجر و ثواب کی زیادتی کا ایف تکلیف برداشت کرنے کے بقدر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتے ہیں تو اس کو آزمائش میں مبتلا فرما دیتے ہیں جو اس پر راضی ہو جاتا ہے اس کے لیے اللہ کی رضا ہے اور جو ناراض اس کے لیے اللہ کی ناراضی ہے۔"

کی اولاد میں رتی ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں جا ملتا ہے کہ اس کوئی کتا باقی نہیں رہتا۔" مرض کے ذریعے آدمی کے صبر کا پتا چلتا ہے، جیسا کہ کہا گیا ہے کہ آزمائش نہ ہوتی تو صبر کی فضیلت ظاہر نہ ہوتی، اگر صبر کیا تو بہت سی بھلائیاں حاصل کر لیں اور اگر صبر نہ کر سکا تو سب کچھ نواوا یا تو اللہ تعالیٰ بیماری کے ذریعے بندہ کے صبر کا امتحان لیتے ہیں۔ اب یا تو وہ سونا نکلتا ہے یا پھر کھوٹا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرعوماً منقول ہے کہ "اللہ رب العزت اس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے کے بقدر اجر و ثواب کی زیادتی کا ایف تکلیف برداشت کرنے کے بقدر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتے ہیں تو اس کو آزمائش میں مبتلا فرما دیتے ہیں جو اس پر راضی ہو جاتا ہے اس کے لیے اللہ کی رضا ہے اور جو ناراض اس کے لیے اللہ کی ناراضی ہے۔"

کے علاوہ ہر نعمت کسی کے لیے وبال اور کسی کے لیے واہمی نعمت ہوتی ہے، جیسا کہ کسی چیز کے بارے میں علم و آگہی حاصل ہونا نعمت ہے، مثال کے طور پر اگر کسی کے بارے میں یہ پتا چل جائے کہ اس نے کسی سے خسر خرچ کیا اور وہ اس نے کیا کیا تو لوگ اس شخص کو قرض دینے کے معاملے میں محتاط ہو جائیں گے تو یہ علم لوگوں کے حق میں تو نعمت ہو لیکن اگر قرض کو پتا چل جائے کہ وہ قرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے لوگوں کی نظر سے گر گیا ہے۔ تو اب دوسروں میں یا تو وہ اپنے معاملہ کو درست کرے گا یا باہت دل پانگے گا اور ہم پریشانی کا شکار ہوگا پہلی صورت میں علم اس کے لیے نعمت اور دوسری میں وبال بن جائے گا بالکل اسی طرح مرض مزہب کے لیے اس وقت نعمت بن جاتا ہے جب وہ صبر و شکر کرتا ہے اور شفا کے بعد صحت کی قدر اور اللہ رب العزت کی دی ہوئی اس نعمت کا شکر ادا کرتا ہے۔

کوئی علاج مرض لاحق ہونے کی صورت میں مریض بسا اوقات انتہائی بے صبر اور اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ شیطان کی کارستانی ہے کہ انسان کو ماضی میں کیے ہوئے گناہ اس قدر یاد دلاتا ہے کہ وہ ناامیدی کو گنگے لگا لیتا ہے، حالانکہ اگر فرضاً ادا کرتا رہے اور صدق دل سے توبہ کرے اور شکر سے اپنے آپ کو بچائے تو اللہ کی ذات سے توبی امید ہے کہ اللہ اس کے ساتھ رحم والا معاملہ فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ: "میری انتہت میں سے جو بھی اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کبھی بھی شریک نہ کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔" حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے اللہ کے رسول! اگرچہ زنا کرے یا چوری کرے تب بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔" اور صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی مرے اسے چاہے کہ وہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔" اور حدیث قدسی ہے کہ "میں اپنے بندے سے اس کے گمان جیسا معاملہ کرتا ہوں پس جیسا چاہے وہ مجھ سے گمان رکھے۔"

کہ "جو بھی مصیبت تمہیں پہنچی ہے وہ تمہارے اعمال ہی کی بدولت ہوتی ہے اور اللہ پاک کبھی ہی بائیں تو معاف فرما دیتے ہیں۔" اسی لیے کسی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کہتا پھرے کہ کہاں سے یہ مصیبت آئی؟ بلکہ یہ اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے، جو دنیا میں اس کے سامنے ظاہر ہو گیا ہے اور اگر ہم اس بات کو سمجھیں کہ دنیا کی مصیبتیں ہمارے اعمال کا نتیجہ ہیں تو یہ سمجھنے میں دشواری نہ ہوگی کہ اس کے اندر ہمارے لیے خوش خبری بھی ہے اور ڈراوا بھی۔ ڈراوا بایں طور کہ انسان پریشانیوں کا سامنا کر کے خوف زدہ رہتا ہے اور خوش خبری بایں وجہ ہے کہ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کو جو بھی بیماری یاغم یا پریشانی یا کوئی بھی تکلیف پہنچے، جس کی کوئی کاٹنا چاہے تو اللہ اس کے بدلے اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔" اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا: "کہ مصیبت مستقل بندہ مومن کے ساتھ اور اس کے گھر میں، اس کے مال میں اس

اللہ تعالیٰ نے نعمتوں کے مقابلے میں کچھ ایسی چیزیں بھی پیدا کی ہیں کہ ان کا سامنا ہو جائے تو نعمت کی قدر ہوتی ہے۔ ان چیزوں کو ہم مختلف نام دے سکتے ہیں۔ پریشانی آئے تو اچھے وقت کی قدر آتی ہے، فخر کے بعد فروانی، ذلت کے بعد عزت، غم کے بعد خوشی، نفرت کے بعد محبت، جہالت کے بعد علم، دن کے بعد رات، رات کے بعد دن، سردی کے بعد گرمی، گرمی کے بعد سردی، مشغولی کے بعد فراغت، اور اسی طرح بیماری کے بعد صحت کی قدر آ جاتی ہے۔



موضوعات میں تھوڑا بہت فرق آ جاتا ہے۔ میری ذاتی رائے میں چین اور پاکستان کے ادب میں فرق جدید ناول کے لحاظ سے ہے۔ چینی ناول میں کردار زیادہ پتہ اور تفصیلی ہیں۔ ان میں مصنف اس کی تفصیل اور جزئیات کا ذکر کرتا ہے۔ کردار کا مزاج، طبیعت، مزاج، شکل، لباس اور دل میں کیا چل رہا ہے، گردن سے جڑی باریک سے باریک جزئیات کا تمام تر ذکر مصنف خود کرتا ہے۔ جبکہ پاکستان میں ناول میں مکالمہ زیادہ ہے۔ کردار اپنے تمام تر خیالات کا اظہار نہ کر سکتا ہے۔ جہاں تک موضوعات کا تعلق ہے تو چین میں مختلف مذاہب موجود ہیں۔ معاشرتی مسائل ہیں۔ گھریلو معاملات آ جاتا ہے۔

وجہ سے پاکستان اور بھارت کا کئی مرتبہ دورہ کر چکے ہیں تو ہم تین ہم جماعت کسی نہ کسی طرح اردو زبان سے منسلک ہیں۔ باقی ہم جماعت دیگر شعبوں میں چلے گئے۔ سوال: بیکنگ یونیورسٹی کا شعبہ اردو کب قائم ہوا؟ بیکنگ یونیورسٹی کا شعبہ اردو انیس سو چھ میں قائم ہوا۔ سوال: شعبہ اردو میں کس درجہ کی کلاسز ہوتی ہیں؟ شعبہ اردو میں بیکنگ، ایم اے اور پی ایچ ڈی لیول کی کلاسز ہوتی ہیں۔ سوال: شعبہ اردو سے اب تک اندازاً کتنے طلباء، اردو زبان سیکھ چکے ہیں؟ اب تک دو سو سے زائد طلباء، اردو زبان سیکھ چکے ہیں۔ جب سے یہ شعبہ قائم ہوا ہے اس وقت سے آج تک اس میں واسطہ ہو رہے ہیں 1960 میں ثقافتی انقلاب کے دوران اس میں تھقل آیا۔ 1970 سے آج تک یہ شعبہ بغیر کسی تھقل کے کام کر رہا ہے۔ سوال: بیکنگ یونیورسٹی کے شعبہ اردو سے وابستہ اساتذہ کون کون ہیں؟ ان میں چینی اساتذہ اور پاکستانی اساتذہ کی تعداد کیا ہے؟ چینی اساتذہ کی تعداد تین ہے اور ایک پاکستانی اساتذہ ہیں۔ پاکستان سے اساتذہ آتے رہے ہیں۔ کچھ عرصہ پڑھا سکتے ہیں پھر واپس چلے جاتے ہیں۔ سوال: آپ خود ایک اسکالر ہیں اور چینی ادب اور پاکستانی ادب سے واقف ہیں۔ آپ کو دونوں زبانوں کے لکھاریوں کے موضوعات میں کیا مماثلت یا فرق نظر آتا ہے؟ جواب: ایک دلچسپ سوال ہے۔ چینی ادب اور پاکستانی ادب کے موضوعات میں مماثلت بھی ہے اور فرق بھی۔ ادب کے موضوعات تو ملتے جلتے ہیں۔ ہر معاشرے میں کم و بیش یہ ایک جیسے ہوتے ہیں۔ بس معاشرتی روایت کے فرق کی وجہ سے

# چین میں پھلتی پھولتی اردو زبان

وہ نامی ہمارے ریجن کی تھیں اور کسی نہ کسی حد تک چینی زبان سے مماثلت رکھتی تھیں تو میں نے سوچا کہ مختلف زبان ہونی چاہیے۔ تو اس لیے میں نے اردو کا انتخاب کیا۔ سوال: چین میں رہتے ہوئے اردو زبان کیسے سیکھی؟ میں چونکہ بیکنگ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی طالبہ تھی تو زیادہ زبان تو اپنے شعبے سے ہی سیکھی۔ اس وقت زیادہ تر فلمیں بھی پاکستان سے آتی تھیں۔ میرا نام سے محبت اور آواز وغیرہ یہ فلمیں پاکستان کی تھیں جن کی چین میں نمائش ہوئی۔ تو ان سے اردو سیکھنے میں مدد ملی۔ اس وقت پاکستان اور چین کے درمیان سلسل کے ساتھ فونو وغیرہ آتے جاتے تھے۔ تو اس طرح آہستہ آہستہ اردو زبان سیکھنے رہے۔ اس وقت پاکستان سے محبت بھی اردو زبان سیکھنے کی وجہ تھی۔ سوال: اردو زبان سیکھنے کے دوران ابتدائی مراحل میں کس قسم کی مشکلات پیش آئیں؟ مشکلات تو بہت تھیں۔ سب سے پہلے تو انیس سو ستاونے میں انٹرنیٹ اتنا تیز اور آسانی سے دستیاب نہیں تھا۔ اردو زبان میں لکھے گئے مواد کی دستیابی آسان نہیں تھی۔ صرف نصابی کتب پڑھتے تھے۔ اردو اخبار بہت کم ملتے تھے۔ گرامر کے لحاظ سے بھی چینی زبان اور اردو زبان میں فرق ہوتا ہے۔ شروع میں اردو زبان سیکھنے کے لیے بہت محنت کی۔ بیکنگ میں پاکستانی سفارت خانے جا کر رہتے تھے اور ہاں تعینات تھے اور افراد سے اردو میں بات چیت کیا کرتے تھے۔ انٹرنیٹ کی دستیابی سے اردو سیکھنے میں بہت مدد ملی۔ اب انٹرنیٹ پر اردو اخبارات، فلمیں اور کتابیں دستیاب ہیں جس کے باعث بہت آسانی ہوئی ہے۔ سوال: چین میں آپ کے اردو کے اساتذہ کون تھے؟ چین میں میرے اردو کے اساتذہ میں پروفیسر تھانگ موگ شون، پروفیسر لیو شوو، پروفیسر ختمہ ہوگ چوان تھے۔ ان کو پاکستان میں کئی اعزازات سے نوازا گیا ہے۔ پروفیسر تھانگ موگ شون، شاہراہ قراقرم کی تعمیر میں شریک رہے ہیں اور پاکستان کے بارے میں بہت معلومات رکھتے ہیں۔ سوال: آپ کے اساتذہ نے اردو زبان کہاں سے سیکھی؟ میرے اساتذہ نے اردو زبان بیکنگ یونیورسٹی کے شعبہ اردو

محمد کریم احمد 'ڈاکٹر چانگ جی' جن کا پاکستانی یا اردو میں نام طاہرہ ہے ڈیپارٹمنٹ آف سائنس، انجینئرنگ، سکول آف فارن لینگویجز، بیکنگ یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اس کے ساتھ وہ اردو بیکنگ انڈر ریسیرچ سیکشن کی ڈائریکٹر کی ذمہ داری بھی نبھاتے رہی ہیں۔ 2004 سے 2018 کے دوران انہوں نے مختلف ادبی کانفرنسوں میں شرکت اور جرنل ایڈیٹنگ پر گرامر کے تحت کی مرتبہ پاکستان کا دورہ کیا۔ 2019 میں وہ ڈوننگ اسکالر، سنٹر فار ریسیرچ، بیکنگ یونیورسٹی، امریکہ کے ساتھ منسلک ہیں۔ ان کے کئی تحقیقی آرٹیکلز سائنس، بیکنگ یونیورسٹی، اور چین، ایریا سنڈیز جرنل آف بیکنگ یونیورسٹی، لٹریچر اینڈ ہسٹری آف ویسٹرن ریجن میں شائع ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ٹریک آف انگریز نڈز اور پاکستان کی منتخب فلموں کا ترجمہ کیا ہے جو شائع ہو چکی ہیں۔ وہ کتاب 'گندھارا کی مسکراہٹ'، 'اے تو آف پاکستان مامونٹ' کی چیف ایڈیٹر اور ایک دوسری کتاب 'شاہی جن پھنگ دی گورنر آف چائین' کے اردو ترجمہ کے لیے قائم رپورٹ کی ممبر بھی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے چین میں اور چین سے باہر کئی تحقیقی پرنٹیکس میں حصہ لیا ہے۔ سوال: آپ کی اردو زبان سے آشنائی کب ہوئی؟ جواب: اردو سے میرا تعلق یا تعارف 1997 میں ہوا جب میں اردو زبان سیکھنے کے لیے بیکنگ یونیورسٹی میں داخل ہوئی۔ اور اس وقت سے لیکر اب تک یہ تعلق قائم اور پھل پھول رہا ہے۔ سوال: اردو زبان سیکھنے کا شوق یا خواہش کب پیدا ہوئی؟ چین میں ہم پرنٹری سکول سے انگریزی زبان سیکھتے ہیں، اور اس کے ساتھ کوئی ایک غیر ملکی زبان بھی سیکھنی ہوتی ہے۔ تو اس وقت مجھے غیر ملکی زبان میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ مجھے پانچ یا چھ زبانوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا تھا۔ ان میں جاپانی، منگولین، ویت نامی، کورین، عربی اور اردو شامل تھیں۔ تو میں نے اردو کا انتخاب کیا کیونکہ یہ ہمارے ایک اچھے دوست اور پڑوسی ملک کی زبان تھی۔ باقی زبانیں منگولیا، جاپانی، کورین،

سے سیکھی بعد میں وہ پاکستان سے بھی اردو سیکھ کر اور پڑھ کر آئے۔ سوال: آپ نے کتنے عرصے تک اردو زبان سیکھی؟ میں نے چار سال تک اردو زبان سیکھی اور اس میں گریجویشن کی۔ سوال: اردو کے کون سے ادیب یا شاعر آپ کو پسند ہیں؟ میں نے اردو کے کئی ادیبوں کو پڑھا ہے۔ ان کی ادبی نگارشات کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ مجھے بانو قدسیہ، سعادت حسن منٹو اور امتیاز علی تاج پسند ہیں۔ جبکہ موجودہ لکھاریوں میں عمیرہ احمد پسند ہیں۔ اردو شاعری قدرے مشکل ہے۔ مگر غالب، اقبال اور فیض کو جانتے ہیں اور ان کے کام سے واقفیت ہے۔ سوال: آپ کو اردو زبان میں پی ایچ ڈی کرنے کا خیال کیسے آیا؟ اردو زبان سیکھنے ہوئے اس میں دلچسپی پیدا ہونا شروع ہوئی۔ جو روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ پھر پڑھانا شروع کیا تو اردو کو جاننے کا مزید موقع ملا۔ تو پی ایچ ڈی کی گئی۔ سوال: پی ایچ ڈی میں آپ کے تحقیقی مقالے کا عنوان کیا تھا؟ میرے تحقیقی مقالے کا عنوان 'مغل بادشاہ اکبر کی مذہبی سوچ' تھا۔ اور میرے پی ایچ ڈی مقالے کے نگراں پروفیسر تھانگ تھے۔ سوال: اردو زبان سیکھنے کے دوران آپ کتنے طلباء تھے۔ اور ان میں سے کتنے گریجویٹس کے بعد اردو زبان سے کسی نہ کسی طرح جڑ سے باہر اردو زبان کی وجہ سے کسی پیشے سے وابستہ ہوئے؟ جب ہم انیس سو ستاونے میں بیکنگ یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں داخل ہوئے تو ہم کل گیارہ طالب علم تھے۔ ان میں چار لڑکیاں اور سات لڑکے تھے۔ ان میں سے تین نے گریجویشن کے بعد مزید تعلیم کے لیے ایم اے میں داخلہ لیا۔ اور اس کلاس میں سے ایک میں اردو کی تدریس سے منسلک ہوں۔ ایک میری کلاس فیلو شو شیاؤ شن (اردو نام نسیم) چائینہ میڈیا گروپ کی اردو سروس میں کام کر رہی ہیں۔ ایک کاس فیلو چین کی ایک موبائل کمپنی میں ہیں اور وہ اردو زبان جاننے کی

# تیل ہماری صحت پر کیا اثرات مرتب کرتے ہیں؟

عائشہ شفیق

جب سر کے بال چھوئے ہوتے تھے تو وہ ایسی مٹھیوں میں تیل کی ماش کرتی تھیں اور پھر سر کو چھینا یا نمودہ دیتی تھیں۔ وہ دن چھینا بننے کی ذمہ داری سنبھال کر سر چھوئی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج سر کے بال گھٹے سیاہ، چمک دار ہونے کے ساتھ ساتھ نچلی سے پاک ہیں لیکن آج زمانہ بدل گیا اور لوگوں نے اپنے اور بچوں کے سروں میں تیل لگا کر ہی چھوڑ دیا۔ نوبت یہاں تک آچکی ہے کہ چھوٹی عمروں ہی میں سر کے بال سفید ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

بالوں کے بہت سارے مسائل نے جنم لے لیا ہے۔ اگر بچوں کے سروں میں تیل لگا کر کئی گھنٹے لگا دے تو وہ لگانے ہی نہیں دیتے۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی تیل لگا کر انہیں کرتے۔ آج کل کی نوجوان نسل مارکیٹ میں آنے والے تیلوں کو مختلف برانڈز کے بیٹیکلز سے بھر پورنہ لگاتے کیا کیا کر رہی ہیں۔ بڑے شہروں سے شروع ہونے والا یہ فیشن اب چھوٹے چھوٹے شہروں اور قصبوں تک کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ تاہم گاؤں میں آج بھی ماٹھیاں کو بچھین ہی سے سر میں تیل لگا کر سر کو چھینا یا نمودہ دیتی ہیں۔ بزرگ خواتین کہتی ہیں کہ تیل لگانے سے بالوں کی مشبوٹ لٹھوٹا ہوتی ہے اور بال تیزی سے بڑھنے کے ساتھ ساتھ گھٹنے بھی ہونے لگتے ہیں۔ یہ بات دل کو بھی بھلی لگتی ہے کیونکہ آج بھی بزرگوں کے بال چھینیں تو گھٹنے ہی دیکھنے کو ملیں گے۔

آج کل اکثر شہر کو مٹا ہے کہ بال بہت کمزور رہ گئے اور سفید ہو گئے ہیں، بہت گرتے ہیں، بال لمبے نہیں ہوتے۔ اگر سوچیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اپنے بالوں کی صحت اور ان کی خوراک پر توجہ ہی نہیں دیتے۔ جب ان پر توجہ نہیں دی جاتی تو پھر بڑے ہونے پر بالوں کی بیماریوں کا لالچ ہو جاتا ہے۔ کیا آپ نے کسی سوچا ہے کہ آپ کے بالوں کو کون سا خوراک مل رہی ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ اپنے بالوں کی درست طریقے سے روزانہ صفائی کر رہی ہیں یا نہیں؟ بالوں کی صحت کیلئے مختلف قسمتی شیپو، ہیر، کنڈیشنر اور ٹونکے آزمانے جاتے ہیں لیکن تیل کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ اگر آپ کی خواہش ہے کہ آپ کے سر کے بال گھٹے، سیاہ، چمک دار ہونے کے ساتھ ساتھ خشکی و سکری سے بھی محفوظ رہیں تو پھر سر میں سرسوں کا تیل لگانا شروع کریں۔ اس قدر زیادہ لگا لیں کہ وہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے تاکہ بالوں کی نشوونما میں اپنا ٹھیکہ طرح سے کردار ادا کر سکیں۔ یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ تیل صرف بالوں ہی کیلئے ضروری نہیں ہوتا بلکہ مختلف اقسام کے تیل درودوں سے نجات کیلئے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً کھجور کا تیل

حدیث نبوی ﷺ سے کھجور کا تیل صحت مند سمجھا گیا ہے۔ اس کا علاج ہے۔ تیل کو تھوڑے تھوڑے ذائقے یا بیٹھوس، قاج، دودھ، جلدی امراض کے ساتھ ساتھ امراض قلب، خشکی اور درود کرنے کے علاوہ بالوں کیلئے بے حد مفید ہے۔

زیتون کا تیل

حدیث نبوی ﷺ سے کہ زیتون کا تیل کھانا اور اس سے جسم کی ماش کر دیکھ کر پاک و صاف اور مہربان ہے۔ زیتون کا تیل خشک جلد کو نرم، ملائم کرتا ہے اور پھر سے زیتون کو بھی کھاتا ہے۔ یہ بدن کو بھی کرتا ہے اس لئے کمزور بچوں کو زیتون کے تیل سے ماش کرنی چاہئے۔ زیتون کا تیل قاج، کھنٹیا کے علاوہ غار، پھل، خشکی اور بچ کی صورت میں بھی مفید ہے۔

سرسوں کا تیل

سرسوں کا تیل بھی جسم کی ماش اور بالوں کو لگانے کے علاوہ کھانے پکانے کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نہ صرف جسم میں کوئلہ سوز کو بڑھنے نہیں دیتا بلکہ بھی اور دیگر تیل کے برعکس جسم میں چربی اور ذائقہ کو بھی بڑھنے سے روکتا ہے۔ اسے چھانک تیار کیلئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ کھانا پکانے سے پہلے سرسوں کے تیل کو کھجور کے تیل میں پکائے گئے سارے سے کھانے کے تیل جیسی مہک دور ہوجاتی ہے۔ سرسوں کے تیل سے سر کے بالوں کی روزانہ ماش بالوں کو ٹھکانا اور چمکدار بنانے کے علاوہ سر کی جلد کو خشکی و سکری سے صاف کرتی ہے۔ اس سے دماغ کو بھی تازگی اور سکون ملتا ہے۔

تاریل کا تیل

تاریل کا تیل بالوں میں لگانے سے نہ صرف بال گرنا بند ہوجاتا ہے بلکہ بالوں کو نرم و ملائم، چمک دار اور لمبا کرتا ہے۔ اس کی قدرتی خوشبو تازگی کا احساس بھی پیدا کرتی ہے۔ واضح رہے کہ تاریل کا تیل بھی کھانا پکانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

آملہ دریا اور سیب کا پانی کا مکس تیل

یہ تیل سر پر لگانے سے بالوں کی جڑیں مشبوٹ ہوتی ہیں اور رفتہ رفتہ بال گرنا بند ہوجاتا ہے۔ یہ تیل خشکی و سکری کے خاتمے کے ساتھ ساتھ بالوں کی سفیدی کو بھی دور کرتا ہے اور بال لمبے، سیاہ، چمک دار اور نرم ملائم ہوجاتے ہیں۔

چھیلی کا تیل

چھیلی کا تیل بدن کو تروت و بھقا ہے اس لئے کمزور اشخاص اور لافری بچوں کو چند قطرے دودھ میں ملا کر دینا انتہائی مفید ہے۔ اپنی افادیت کے ساتھ ساتھ یہ خاصا گرم ہوتا ہے اس لئے ہمیشہ اس تیل کا استعمال ڈاکٹر کے مشورے کے بعد ہی کرنا چاہئے۔

گھنٹا، چھوڑوں، چھوڑوں اور بڑوں میں درد کی صورت میں اگر چھیلی کے تیل سے ماش کی جائے تو درد کی شدت میں کمی آجاتی ہے۔ چھیلی کے تیل کی افادیت کے پیش نظر دوا ساز کمپنیاں اس کے کپسول بھی تیار کرتی ہیں تاہم ایک بار پھر تاکید ہے

# آبی آلودگی کیوں؟ کیسے قابو پایا جاتے؟



بعض وہ پھرے کو پیسے پانی میں پیچیدہ دیتے ہیں، جو نہروں، دریاؤں اور جھیلوں میں سمندر میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ فضلہ جو آبی آلودگی کی ایک بڑی وجہ ہے اس میں نقصان دہ کیمیکلز ہوتے ہیں جن میں لیڈ، مرکری، سلفر، نائٹروجن، فاسفورس اور بہت سے دیگر کیمیکلز شامل ہوتے ہیں جو پانی اور ہمارے ماحول کو آلودہ کرتے ہیں اور ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں۔

اگلی نسل کو نقصان پہنچانے بغیر زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے رہنما خطوط اور عالمی ایجنسیوں پان فرام کرنے کے لیے قائم کی گئی ہے۔ بڑے پیمانے پر شہری ترقی آبی آلودگی کی اہم وجوہات میں سے ایک ہے۔ جب بھی ایک گھرانہ آباد ہوتے ہیں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں تو زمین کی جسمانی خرابی اس کے بعد شروع ہوتی ہے۔

جیسے آبی آلودگی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، اسی طرح رہائش، خوراک اور پکڑے کی مانگ بھی بڑھ رہی ہے۔ جیسے جیسے زیادہ شہر اور قصبے ترقی کر رہے ہیں، اس کے نتیجے میں زیادہ خوراک پیدا کرنے کے لیے کھادوں کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔

نئی سڑکوں، مکانات اور صنعتوں کی تعمیر، ڈیمز، کیمیکلز اور اخراج کے ذریعے پانی کی صفائی کو متاثر کرتی ہے۔

سیوریج انٹوں کے ٹیک ہونے سے زمین پانی میں گندہ و قارم کے ساتھ ساتھ دیگر آلودگیاں شامل ہو سکتی ہیں اور جب بروقت مرمت نہ کی جائے تو، رتنے والا پانی سطح پر آ سکتا ہے

جو باہر سے پھرے کو پیسے پانی میں پیچیدہ دیتے ہیں، جو نہروں، دریاؤں اور جھیلوں میں سمندر میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ فضلہ جو آبی آلودگی کی ایک بڑی وجہ ہے اس میں نقصان دہ کیمیکلز ہوتے ہیں جن میں لیڈ، مرکری، سلفر، نائٹروجن، فاسفورس اور بہت سے دیگر کیمیکلز شامل ہوتے ہیں جو پانی اور ہمارے ماحول کو آلودہ کرتے ہیں اور ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں۔

اگلی نسل کو نقصان پہنچانے بغیر زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے رہنما خطوط اور عالمی ایجنسیوں پان فرام کرنے کے لیے قائم کی گئی ہے۔ بڑے پیمانے پر شہری ترقی آبی آلودگی کی اہم وجوہات میں سے ایک ہے۔ جب بھی ایک گھرانہ آباد ہوتے ہیں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں تو زمین کی جسمانی خرابی اس کے بعد شروع ہوتی ہے۔

جیسے آبی آلودگی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، اسی طرح رہائش، خوراک اور پکڑے کی مانگ بھی بڑھ رہی ہے۔ جیسے جیسے زیادہ شہر اور قصبے ترقی کر رہے ہیں، اس کے نتیجے میں زیادہ خوراک پیدا کرنے کے لیے کھادوں کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔

نئی سڑکوں، مکانات اور صنعتوں کی تعمیر، ڈیمز، کیمیکلز اور اخراج کے ذریعے پانی کی صفائی کو متاثر کرتی ہے۔

سیوریج انٹوں کے ٹیک ہونے سے زمین پانی میں گندہ و قارم کے ساتھ ساتھ دیگر آلودگیاں شامل ہو سکتی ہیں اور جب بروقت مرمت نہ کی جائے تو، رتنے والا پانی سطح پر آ سکتا ہے

# زیادہ اہم لگتی ہیں۔ موبائل سے ہم سے ہمارا وقت چھین لیا ہے۔

خاص طور پر سوشل میڈیا ہمارے لیے زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ نسبت اس کے ہم اپنے بچوں کو وقت دیں، انہیں اسلامی اور دیگر سبق آموز کہانیاں سنائیں، ان سے باتیں کریں، انہیں سکھائیں کہ وہ کیسے اچھے انسان اور مسلمان بن سکتے ہیں۔ یہ حیثیت ماں اولاد کی زیادہ تربیت کی ذمہ داری خواتین پر عاید ہوتی ہے اسی لیے ہمیں اپنا حاسہ کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم واقعی اپنی اولاد کو واقعی نقصان سے بچانے کے لیے اپنی جدوجہد کر رہے ہیں جتنی دنیاوی نقصان سے بچانے کے لیے کرتے ہیں؟

بچوں کے اگر امتحان میں نہم کر آئیں یا کسی مضمون میں کم زور ہوں تو ہم تمہیں تگ و دو کرتے ہیں، کیا بچہ دو وہم سے اچھا مسلمان بنانے کے لیے کرتے ہیں؟ بچوں کو دماغ سادہ سخی کی طرح ہوتا ہے جو ہم ابتداء میں سکھائیں گے وہ سیکھ لیں گے۔



اسلام کی بھی محض کو دکھ، تکلیف، دھوکا یا فریب دینے کی طبعی اجازت نہیں دیتا، بلکہ وہ جو ہر ایک کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے کا حکم دیتا ہے اور یہی حسن اخلاق تھا کہ آج دنیا مسلمانوں سے بھری ہوئی ہے۔ حسن عمل اور حسن اخلاق قرآن و حدیث میں مذکور ہے۔ قرآن کریم و احادیث مبارکہ ان دونوں معاملات کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

# تربیت اطفال مگر کیسے!۔۔۔۔۔!

آپ نے غور کیا ہے کہ ہم اس بات سے پریشان ہیں کہ بچے کو نہیں سنتے، پہلے کے بچوں میں جو فرماں برداری تھی وہ ڈرا بھری نظر نہیں آتی، ایسا کیوں ہے۔۔۔؟

پہلے لوگ اپنے بچوں کو جتنا وقت دیتے تھے اتنا ہمیں بھی پکڑنا پڑتا ہے۔ بچوں کی تربیت پر ہمیں بھی اس طرح پوری کی جانی تھی کہ انہیں اس کی قدر سے، آج آج کے منہ سے جھوٹا ہے اور وہ پورا ہوجاتا ہے۔ پہلے گھروں میں کتنے اور رشتے داروں سے ملنے کا رواج تھا آج چاہے کوئی بھی چھٹی کا دن ہوگی پارک یا ریسٹورنٹ میں تو شاپنگ مال کی نذر کرنا ٹیشن بن گیا ہے۔

# چھوٹی نیکی بڑا اجر

حاجی محمد حنیف تیب اسلام دنیا کا واحد دین ہے جو حقوق العباد اور حقوق اللہ پر بالخصوص زور دیتا ہے اور انسان کی عزت نفس کا خیال کرتا اور دوسروں کو اس کی تعظیم کا حکم دیتا ہے۔ دین اسلام میں حسنت کو قرب الہی کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ صوم و صلوة، زکوٰۃ و حج کے علاوہ بھی ہے شام طریق حسنت بیان کیے گئے ہیں جس کی ادائیگی سے بندہ اپنے رب سے قریب اور محبوب خدا ﷺ کی نگاہ میں محبوب ہوجاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مہموم: کسی کے لیے مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے کانٹا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ بچو کے کھانا کھلا دینا اور لباس سے محروم کو پکڑے پہنا دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی یتیم، غریب، مسکین، فقیر کے سر پر دست

تربیت اطفال مگر کیسے!۔۔۔۔۔! لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔؟



تحریر مولانا عماد الدین عندلیب

تجارت اور سوداگری کے باہمی لین دین کے معاملات میں کمی...

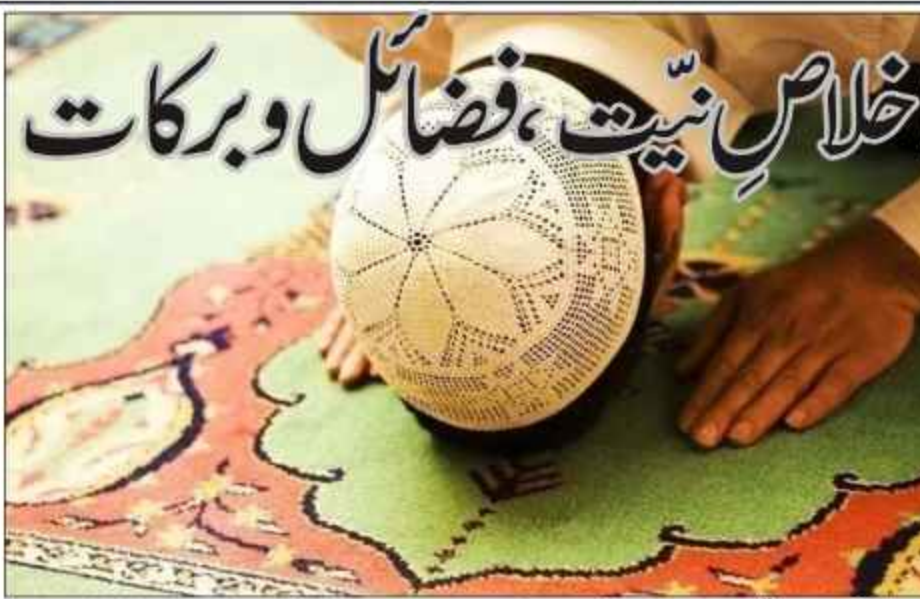
ناپ تول کا اسلامی اصول



مفسرین نے کہا ہے کہ اسکی بستی کا نام دین تھا۔ اور بعض کا کہنا ہے...

میں آتا ہے، مفہوم: "اور دین کی طرف ہم نے ان کے بھائی حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: "میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور آخرت والے دن کی امید رکھو اور زمین میں فساد پھیلاتے مت پھر دیکھو پھر پوچھو یہ کہ ان لوگوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا۔ چنانچہ چاروں نے ان کو آجڑا اور وہ اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے۔" (سورہ صافات)

مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی غلوں دل انسان کے ہر عمل میں ضروری ہے۔ عبادت میں تو یہ...



میں خدا کا رنگ ہے وہ باقی رہنے والی ہے۔ اور جس چیز میں خود...

"اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک قرار نہ دو۔" اخلاص کے سلسلے میں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ...

مطلق خبر بھی نہ ہوئی۔ یہ یاد خدا میں آپ کے انتہائی غلوں اور...

بھنگ

تھمیر پرانا نام سم مانی وطنی قوم کو انکو ماننے رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے یکم...

دوا یا دوا بے

ہیں۔ بھنگ کو 1530ء سے 1545ء کے درمیان ہسپانویوں نے جدید دنیا میں متعارف کرایا۔ 1836ء سے...



بدا اثرات سے کون واقف نہیں..... لیکن ماہرین کے مطابق بھنگ اس سے بہت بڑھ کر ایک قیمتی نقد اور فصل ہے جس کے...



## TIME FOR HEALTHY WINS



Bajaj Allianz Health Guard Policy helps you stay on guard financially so that you and your family members are always safe from uncertain medical events.

### Key Features & Benefits



**Pre and Post-Hospitalization Expenses**



**Preventive Health Check-Up**



**Recharge Benefit**



**Super Cumulative Bonus (Platinum Plan)**

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411005, IRDAI Reg No.: 113, | CIN: U6601 DPN2000PLC015329 | UIN: BAJHUP23212V062223 | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144  
J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No.: 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BIAZ-P-JK-0015/15-11-2023